از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ:11فروری1960

ایسو سی ایٹڈ سیمنٹ کمپنی لمیٹڈ۔

بنام

شری پی ڈی ویاس و دیگراں۔

(بی۔پی۔ گجیندر گڈکر اور کے۔سی۔داس گپتا، جسٹس صاحبان)

صنعتی تنازعہ-مستقل احکامات-آجر کی طرف سے منظوری کے لیے پیش کردہ مسودہ-تصدیقی افسر کے ذریعے ترمیم-دائرہ اختیار-انڈسٹریل ایمپلائمنٹ (ضابطہ احکامات) ایکٹ،1946(20،سال1946)دفعات3،4،5،15(2)(b)۔

صنعتی روزگار (ضابطہ احکامات)ایکٹ، 1946 کی دفعہ 3(I) کے تحت تصدیق کے لیے تصدیق کنندہ افسر کو اپیل کنندگان کی طرف سے پیش کردہ مسودہ ضابطہ احکامات کو مؤخر الذکر کی طرف سے اس بنیاد پر تبدیل کیا گیا کہ ترمیم ضروری تھی تاکہ مجموعہ ضابطہ احکامات کے مطابق ہو۔ایکٹ کے دفعہ 4 میں،اس سے پہلے کہ 1956 میں اس میں ترمیم کی گئی تھی، یہ شرط عائد کی گئی تھی کہ "یہ تصدیق کرنے والے افسر یا اپیلٹ اتھارٹی کا کام نہیں ہوگا کہ وہ کسی بھی حکمِ رواں کی توضیعات کی صداقت یا معقولیت پر فیصلہ کرے"، جبکہ دفعہ 3(2) کے تحت مسودہ، جہاں تک قابل عمل ہو، مجموعہ ضابطہ احکامات کے مطابق ہوگا، جہاں وہ تجویز کیے گئے ہیں۔سوال یہ تھا کہ کیا تصدیق کرنے والے افسر کے پاس موجودہ معاملے میں ترمیم کرنے کا دائرہ اختیار ہے۔

قرار پایا گیا کہ انصاف یا معقولیت اور قابل عمل ہونے کے تحفظات کے درمیان فرق ہے،اور یہ کہ اگرچہ تصدیق کرنے والا افسر اس بنیاد پر مسودے میں ترمیم نہیں کر سکتا ہے کہا گیا کہ غیر منصفانہ یا غیر معقول ہیں، لیکن وہ مجموعہ ضابطہ احکامات کے تحت آنے والے معاملات میں اس میں ترمیم کر سکتا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

ہے اور اسے کرنا چاہیے اگر وہ مطمئن ہے کہ اس طرح کے مجموعہ ضابطہ احکامات کے مطابق معاملہ کے حالات میں قابل عمل ہے۔

الیکٹرک ورکرز یونین بنام دی یو پی الیکٹرک سپلائی کمپنی، اے آئی آر 1949 الہ آباد 504، نامنظور۔

جیون مل اینڈ کمپنی بنام سیکرٹری، کانپور لوہا ملز کرماچاری یونین اینڈ اورز، اے آئی آر 1955 الہ آباد 581 اور میسور کرلوسکر ایمپلائز ایسوسی ایشن بنام انڈسٹریل ٹریبونل، بنگلور و دیگر [1959] اے ایل ایل جے۔ 531، منظور شدہ۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 22، سال 1958۔

دیوانی متفرق درخواست نمبر X/267، سال 1954 میں مذکورہ عدالت عالیہ کے 30 ستمبر 1954 کے فیصلے اور حکم سے پیدا ہونے والی اپیل نمبر 122، سال 1954 میں بمبئی عدالت عالیہ کے 2 دسمبر 1954 کے فیصلے اور حکم سے اپیل۔

آر جے کولاہ، ایس این اینڈلی، جے بی داداچنجی، رامیشور ناتھ اور پی ایل ووہرا، اپیل کنندہ کی طرف سے۔

مدعاعلیہ نمبر 2 کے لیے گوپال سنگھ اور آر ایچ ڈھیبر۔

1960. فروری، 11.

عدالت کا فیصلہ گجیندر گڈکر جسٹس نے سنایا۔

گجیندر گڈکر جسٹس-ایسوسی ایٹڈ سیمنٹ کمپنیز لمیٹڈ، دوارکا سیمنٹ ورکس، دوارکا اور ایسوسی ایٹڈ سیمنٹ کمپنیز لمیٹڈ، سیوالیا سیمنٹ ورکس، سیوالیا (جسے اس کے بعد اپیل کنندگان کہا جاتا ہے) پورے بھارت میں کئی سیمنٹ کے کاموں کا مالک ہیں اور ان کا انتظام کرتے ہیں جن میں دوارکا اور سیوالیا میں سیمنٹ بنانے والی فیکٹریاں شامل ہیں جنہیں بالترتیب دوارکا سیمنٹ ورکس اور سیوالیا سیمنٹ ورکس کہا جاتا ہے۔ 1946 میں درخواست گزاروں نے مدعاعلیہ 2، کمشنر آف لیبر، بمبئی کو تصدیقی افسر کی حیثیت سے انڈسٹریل ایمپلائمنٹ (ضابطہ احکامات) ایکٹ، 1946 (20، سال 1946) کی دفعہ 3 (1) کے تحت سرٹیفکیشن کے لئے ضابطہ احکامات کا مسودہ پیش کیا (اس کے بعد ایکٹ کہا جاتا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

ہے)۔انڈسٹریل ایمپلائمنٹ (ضابطہ احکامات) ایکٹ، 1946 (20، سال 1946) کی دفعہ 3(1) (جسے اس کے بعد ایکٹ کہا جاتا ہے)۔ مدعاعلیہ 2 نے اپیل گزاروں کی طرف سے پیش کردہ مسودے میں کئی تبدیلیاں کیں۔ دو اہم تبدیلیاں جو موجودہ اپیل کا موضوع ہیں، آئٹم نمبر 8 اور 16 کے حوالے سے تھیں۔ آئٹم نمبر 8 کے تحت تیار کردہ ضابطہ احکامات کے لیے ضروری تھا کہ شفٹ بند ہونے کی صورت میں چودہ دن کا نوٹس دیا جائے۔ مدعاعلیہ 2 نے نوٹس کی مدت کو چودہ دن سے بڑھا کر ایک ماہ کر کے اس میں ترمیم کی ہے۔ یہ ترمیم اس موضوع پر مجموعہ حکم رواں کے مطابق کی گئی ہے۔ اسی طرح، تیار کردہ ضابطہ احکامات میں آئٹم نمبر 16(2) میں یہ شرط رکھی گئی تھی کہ چودہ دن کا سابقہ نوٹس دیے بغیر اکیلے یا دوسرے کام گروں کے ساتھ ہڑتال کرنا بدانتظامی کے طور پر مانا جائے گا۔ جبکہ آئٹم نمبر 16(3) میں کہا گیا ہے کہ احاطے میں کام کے دوران کسی کام گر کو ہڑتال پر اکسانے کو بدانتظامی سمجھا جائے گا۔ مسودے میں ان دو دفعات میں مدعاعلیہ 2 نے ترمیم کی ہے اور اس طرح ترمیم شدہ حکم میں یہ توضیعات رکھی گئی ہے کہ غیر قانونی طور پر یا تو اکیلے یا دوسرے کارکنوں کے ساتھ ہڑتال کرنا یا غیر قانونی ہڑتال کو آگے بڑھانے، اکسانے، بھڑکانے یا کام کرنے کو بدانتظامی کے طور پر مانا جائے گا۔ یہ ترمیم مجموعہ حکم رواں میں متعلقہ شق کے مطابق بھی ہے۔

مدعاعلیہ 2 کی طرف سے پیش کردہ مسودے میں کی گئی ترامیم سے ناراضگی محسوس کرتے ہوئے اپیل گزاروں نے صنعتی عدالت میں اپیل کو ترجیح دی (جسے اس کے بعد مدعاعلیہ 1 کہا جاتا ہے)۔ مدعاعلیہ 1 اپیل گزاروں کی طرف سے اٹھائے گئے تنازعات سے متاثر نہیں ہوا جس کے نتیجے میں مدعاعلیہ 2 کی طرف سے کی گئی ترامیم کی تصدیق ہوئی اور اپیل کو مسترد کر دیا گیا۔

اس کے بعد اپیل گزاروں نے بمبئی عدالت عالیہ میں ایک رٹ پٹیشن دائر کی، جو کہ متفرق درخواست نمبر 267، سال 1954 تھی، جس میں جواب دہندگان 2 اور 1 کی کارروائی کے جواز کو چیلنج کیا گیا تھا۔ جناب جسٹس کویاجی، جنہوں نے مذکورہ درخواست کی سماعت کی، نے اپیل گزاروں کی طرف سے اٹھائے گئے دلیل کو برقرار رکھا اور اس نتیجے پر پہنچے کہ اعتراض شدہ ترمیم کرتے ہوئے مدعا علیہ 2 اور مدعاعلیہ 1 نے اپنے دائرہ اختیار سے باہر کام کیا تھا۔ اس لیے جج نے کی گئی ترامیم کو کالعدم قرار دے دیا اور اپیل گزاروں کی درخواست کی اجازت دے دی۔

اس حکم کے خلاف مدعاعلیہ 2 نے بمبئی عدالت عالیہ میں اپیل کورٹ کے سامنے اپیل نمبر 122، سال 1954 ہونے کی وجہ سے اپیل کو ترجیح دی۔ اپیلٹ عدالت نے جسٹس کویاجی کے فیصلے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کو الٹ دیا اور فیصلہ دیا کہ مدعا علیہان 2 اور 1 کی زیر بحث ترمیم کرنے کی کارروائی ایکٹ کی توضیعات کے ذریعے جائز ہے۔ نتیجے میں اپیل گزاروں کی طرف سے دائر درخواست مسترد کر دی گئی۔ یہ اس فیصلے کے خلاف ہے کہ موجودہ اپیل کو اپیل گزاروں نے ترجیح دی ہے؛ اور یہ ہمارے فیصلے کے لیے جو مختصر سوال اٹھاتا ہے وہ یہ ہے: کیا، ایکٹ کی توضیعات کے تحت، جواب دہندگان 2 اور 1 کے لیے یہ مجاز تھا کہ وہ ایکٹ کے تحت تصدیق کے لیے اپیل کنندگان کی طرف سے پیش کردہ مسودے کے ضابطہ احکامات میں اعتراض شدہ تبدیلیاں کریں؟

یہ قانون اس لیے منظور کیا گیا ہے کیونکہ یہ خیال کیا گیا تھا کہ "آجروں سے صنعتی اداروں کو ان کے تحت ملازمت کی شرائط کو کافی درستگی کے ساتھ بیان کرنے اور ان کے ذریعہ ملازمت کرنے والے کارکنوں کو مذکورہ شرائط سے آگاہ کرنے کا مطالبہ کرنا مناسب ہے۔" ضابطہ احکامات کی تعریف ایکٹ کے دفعہ 2 (g) کے ذریعے کی جاتی ہے جس کا مطلب شیڈول میں بیان کردہ معاملات سے متعلق قواعد ہوتے ہیں۔ شیڈول میں 11 معاملات کا تعین کیا گیا ہے جن کے سلسلے میں آجروں کو مستقل احکامات دینے کی ضرورت ہے۔ اپیل گزاروں کی طرف سے جناب کولاہ کا مؤقف ہے کہ ایکٹ کا بنیادی مقصد آجروں سے شیڈول کے تحت آنے والے تمام معاملات کے سلسلے میں ملازمت کی شرائط فراہم کرنے کا مطالبہ کرنا ہے، اور ان کے مطابق، ایکٹ کے تحت مدعا علیہ 2 کا دائرہ اختیار صرف یہ دیکھنے تک محدود ہے کہ شیڈول میں بیان کردہ تمام آئٹمز کے سلسلے میں ضابطہ احکامات دیے گئے ہیں۔ اس سلسلے میں جناب کولاہ نے دفعہ 4 کی توضیعات پر سختی سے انحصار کیا ہے جس میں اس کے بعد یہ کہا گیا ہے کہ "یہ تصدیق کرنے والے افسر یا اپیلٹ اتھارٹی کا کام نہیں ہوگا کہ وہ کسی بھی مستقل حکم کی توضیعات کی صداقت یا معقولیت پر فیصلہ کرے"۔ دلیل یہ ہے کہ ایکٹ واضح طور پر مدعا علیہ 2 یا مدعا علیہ 1 کو یہ پوچھ گچھ کرنے سے منع کرتا ہے کہ آیا ضابطہ احکامات کے مسودے میں کی گئی کوئی بھی شق منصفانہ یا معقول ہے، اور اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ مدعا علیہ 2 نے مسودے میں شامل متعلقہ توضیعات کی معقولیت یا انصاف پسندی کے بارے میں تحقیقات کا آغاز کیا ہے۔ اس طرح پیش کی گئی دلیل بلاشبہ پرکشش ہے؛ لیکن ایکٹ میں کچھ اور توضیعات جو ظاہر کرتی ہیں کہ دفعہ 4 کی مذکورہ شق پر مبنی دلیل کامیاب نہیں ہو سکتی۔ اس لیے یہ ضروری ہے کہ دیگر توضیعات غور کیا جائے جو مادی ہیں۔ ایسا کرنے سے پہلے، ہم یہ شامل کرنا چاہیں گے کہ 1956 میں کی گئی ایک بعد کی ترمیم کے ذریعے دفعہ 4 اب یہ فراہم کرتا ہے کہ یہ تصدیق کرنے والے افسر یا اپیلٹ اتھارٹی کا کام ہوگا کہ وہ کسی بھی مستقل احکامات توضیعات کی صداقت یا معقولیت پر فیصلہ کرے۔ دوسرے لفظوں میں، جسے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ایکٹ کے تحت حکام کے دائرہ اختیار سے واضح طور پر خارج کر دیا گیا تھا، اب اسے واضح طور پر ان کا فرض بنادیا گیا ہے، اور اس لیے اس توضیع پر مبنی دلیل، جیسا کہ 1946 میں تھی، ترمیم کے بعد، سال 1956، خالصتاً علمی ہے۔

ایکٹ کے دفعہ 3 میں آجر سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ ضابطہ احکامات کا مسودہ پیش کرے۔ دفعہ 3(2) میں کہا گیا ہے کہ اس طرح پیش کردہ مسودے میں شیڈول میں بیان کردہ ہر ایسے معاملے کے لیے التزام کیا جائے گا جو صنعتی ادارے پر لاگو ہو سکتا ہے، اور جہاں مجموعہ ضابطہ احکامات مقرر کیے گئے ہیں، جہاں تک ممکن ہو، اس طرح کے مجموعہ کے مطابق ہوں گے۔ یہ عام بنیاد ہے کہ موجودہ معاملے میں مجموعہ ضابطہ احکامات تجویز کیے گئے ہیں، اور اس لیے یہ اس طرح ہے کہ دفعہ 3، ذیلی دفعہ (2) کے تحت اپیل کنندگان کی طرف سے پیش کردہ مسودہ مجموعہ ضابطہ احکامات کے مطابق ہونا چاہیے جہاں تک قابل عمل تھا۔ دوسرے لفظوں میں، دفعہ 3 ذیلی دفعہ (2) کا اثر یہ ہے کہ، جب تک کہ یہ ظاہر نہ کیا جائے کہ ایسا کرنا ناقابل عمل ہے، اپیل کنندگان کے مسودے کو مجموعہ کے مطابق ہونا چاہیے۔ اس موقف سے اختلاف نہیں کیا جا سکتا۔ پھر، ایکٹ کی اگلی متعلقہ توضیع دفعہ 4 میں موجود ہے جس میں کہا گیا ہے کہ اس ایکٹ کے تحت ضابطہ احکامات تصدیق کے قابل ہوں گے اگر (a) شیڈول میں بیان کردہ ہر توضیع کے لیے اس میں التزام کیا گیا ہے جو صنعتی اسٹیبلشمنٹ پر لاگو ہوتا ہے، اور (b) ضابطہ احکامات بصورت دیگر اس ایکٹ کی توضیعات کے مطابق ہیں۔ دفعہ 4 کی باقی توضیعات کا حوالہ پہلے ہی دیا جا چکا ہے اور ہم اس پر غور کر چکے ہیں۔ اس طرح ان جائزوں کے لیے فراہم کرنے کے بعد جنہیں آجر کی طرف سے پیش کردہ مسودے کو قابل تصدیق سمجھا جا سکتا ہے، دفعہ 5 ان کارروائیوں کے طریقہ کار کے لیے فراہم کرتا ہے جو تصدیق کنندہ افسر کے سامنے کی جاتی ہیں۔ دفعہ 5(2) میں کہا گیا ہے کہ متعلقہ فریقین کو نوٹس دیے جانے کے بعد تصدیق کرنے والا افسر یہ فیصلہ کرے گا کہ آجر کی طرف سے پیش کردہ مسودے میں کوئی ترمیم، یا اس کے علاوہ، قانون کے تحت تصدیق شدہ ضابطہ احکامات کے مسودے کو پیش کرنے کے لیے ضروری ہے یا نہیں، اور اسی کے مطابق تحریری حکم دے گا۔ اس کے بعد دفعہ 5 کی ذیلی دفعہ (3) ذیلی دفعہ (2) کے تحت ترمیم، اگر کوئی ہو، کرنے کے بعد مسودے کی تصدیق کرنے کا التزام کرتی ہے۔ ایک اور دفعہ ہے جس کا حوالہ دیا جا سکتا ہے۔ دفعہ 15(2)(b) میں کہا گیا ہے کہ وہ قواعد جو متعلقہ حکومت ایکٹ کے تحت بنا سکتی ہے، اس ایکٹ کے مقاصد کے لیے مجموعہ ضابطہ احکامات مقرر کر سکتی ہے۔ ان دفعات کا مجموعی اثر یہ ہے کہ تصدیق کرنے والے افسر کو مطمئن ہونا پڑتا ہے کہ ضابطہ احکامات کا مسودہ شیڈول میں بیان کردہ ہر معاملے سے نمٹتا ہے اور

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

بصورت دیگر ایکٹ کی توضیعات کے مطابق ہے۔ یہ مؤخر الذکر ضرورت لازمی طور پر دفعہ 3، ذیلی دفعہ (2) میں بیان کردہ غور کو درآمد کرتی ہے، یعنی، تیار کردہ حکمِ رواں مجموعہ حکم رواں کے مطابق ہونا چاہیے جو ایکٹ کے مقاصد کے لیے دفعہ 15(2)(b) کے تحت فراہم کیا گیا ہے، اور جیسا کہ ہم پہلے ہی دیکھ چکے ہیں، جب تک کہ یہ ظاہر نہ ہو کہ ایسا کرنا نا قابل عمل ہو گا، تیار کردہ حکمِ رواں مجموعہ حکم رواں کے مطابق ہونا چاہیے۔ یہ بالکل درست ہے کہ اس ضرورت کا مطلب یہ نہیں ہے کہ حکمِ رواں کا مسودہ یکساں الفاظ میں ہونا چاہیے لیکن اس کا مطلب یہ ہے کہ اسے عملی طور پر متعلقہ حکومت تجویز کردہ ماڈل کے مطابق ہونا چاہیے۔

پھر جو سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے: کیا یہ جواب دہندہ 2 کے لیے کھلا تھا یا نہیں کہ وہ اس بات پر غور کرے کہ آیا اپیل گزاروں کی طرف سے پیش کردہ مسودہ ان موضوعات کے سلسلے میں مجموعہ حکم رواں کے مطابق نہیں ہونا چاہیے جن سے ہم موجودہ اپیل میں متعلق ہیں؟ اس سوال کا جواب واضح طور پر مثبت ہونا چاہیے۔ یہ نہ صرف مدعا علیہ 2 کے لیے کھلا تھا کہ وہ اس معاملے کی تفتیش کرے بلکہ یہ واضح طور پر اس کا فرض تھا کہ وہ یہ فیصلہ کرنے سے پہلے ایسا کرے کہ مسودہ احکامات دفعہ 4 کے تحت قابل تصدیق ہیں۔ اب اس طرح کی تحقیقات میں لازمی طور پر اس سوال پر غور کرنا شامل ہے کہ آیا متنازعہ معاملات کے حوالے سے مجموعہ حکم رواں کے مطابق ہونے پر اصرار کرنا قابل عمل ہو گا یا نہیں۔ اگر مدعا علیہ 2 مطمئن ہو کہ اس طرح کی مطابقت پر اصرار کرنا قابل عمل ہو گا تو مسودے میں مناسب تبدیلیاں کرنا اس کی اہلیت کے اندر ہو گا۔ دوسری طرف، اگر اس نے یہ نظریہ اختیار کیا کہ اس طرح کی مطابقت پر اصرار کرنا قابل عمل نہیں ہو گا تو وہ مجموعہ اور مسودے کے درمیان عدم مساوات کے باوجود مسودے کو قابل تصدیق سمجھیں گے۔ موجودہ معاملے میں مدعا علیہ 2 کے ساتھ ساتھ مدعا علیہ 1 نے مؤقف اختیار کیا ہے کہ متنازعہ معاملات کے سلسلے میں مجموعہ حکم رواں کے مطابق ہونے پر اصرار کرنا قابل عمل ہے اور اس لیے انہوں نے مناسب تبدیلیاں کی ہیں۔ متعلقہ توضیعات کو مد نظر رکھتے ہوئے جن پر ہم نے ابھی غور کیا ہے، اس استدعا کو قبول کرنا مشکل معلوم ہوتا ہے کہ مدعا علیہ 2 اور مدعا علیہ 1 میں ترمیم کرتے ہوئے ان کے دائرہ اختیار سے تجاوز کر گئے ہیں۔ منصفانہ یا معقولیت کے تحفظات کے درمیان فرق کرنا ضروری ہے جو مدعا علیہ 2 اور مدعا علیہ 1 کے سامنے جانچ کے دائرہ کار سے خارج ہیں جو اس طرح کی جانچ میں لازمی طور پر درآمد کیے جاتے ہیں۔ ایک کو دوسرے سے الگ کرنے والی لکیر باریک ہو سکتی ہے لیکن یہ ایک مضبوط اور موجود لکیر ہے جو قانون کے متعلقہ توضیعات میں قانونی طور پر تسلیم شدہ ہے۔ مدعا علیہ 2 مسودے میں اس بنیاد

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

پر ترمیم نہیں کر سکتا کہ اس کی توضیعات غیر منصفانہ یا غیر معقول ہیں لیکن وہ مجموعہ حکم رواں کے تحت آنے والے معاملات میں مسودے میں ترمیم کر سکتا ہے اور اسے کرنا چاہیے اگر وہ مطمئن ہے کہ اس طرح کے مجموعہ حکم رواں کے مطابق حالات میں قابل عمل ہے۔اس لیے ہماری رائے میں، عدالت عالیہ کا یہ فیصلہ درست تھا کہ ایکٹ کے تحت حکام نے متنازعہ تبدیلیاں کرنے میں اپنے دائرہ اختیار میں کام کیا تھا۔

اب ہم ان فیصلوں کا حوالہ دے سکتے ہیں جن کی طرف جناب کولاہ نے ہماری توجہ مبذول کرائی تھی۔ گیسٹ، کین، ولیمز (پرائیویٹ) لمیٹڈ بنام سٹرلنگ (پی جے) و دیگراں ([1]) میں، اس عدالت کے دیگران ایکٹ کے دفعہ 4 میں موجود شق کے ایک حصے کے اثر پر غور کرنے کا موقع تھا جیسا کہ یہ 1956 میں اس کی ترمیم سے پہلے تھا۔تاہم، یہ واضح ہے کہ اس معاملے میں ہمارے فیصلے کے لیے اب جو بات اٹھائی گئی ہے اس پر غور نہیں کیا گیا۔الیکٹرک ورکرز یونین بنام یوپی الیکٹرک سپلائی کمپنی ([2])، جناب جسٹس وانچو، جو ایکٹ کے تحت اپیلٹ اتھارٹی کے طور پر کام کر رہے تھے، ایسا لگتا ہے کہ دفعہ 3(2) میں موجود توضیعات کا مسودے کے مجموعہ کو تبدیل کرنے کے تصدیق کنندہ افسر کے اختیار سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ قابل جج کے مطابق مذکورہ شق کا مقصد محض آجروں کی مدد اور رہنمائی کرنا تھا کہ انہیں اپنے مستقل احکامات کا مسودہ کیسے تیار کرنا چاہیے۔یہ فیصلہ بظاہر اس دلیل کی حمایت کرتا ہے کہ تصدیق کرنے والا افسر مسودے کی توضیعات میں کوئی تبدیلی نہیں کر سکتا جہاں وہ دفعات اس بنیاد پر واضح ہیں کہ وہ معقول اور منصفانہ نہیں ہیں اور یہ کہ دیگر دفعات جو مجموعہ ضابطہ احکامات میں فراہم کی گئی ہوں ان کے لیے تبدیل کی جانی چاہئیں۔اگر، یہ مشاہدات کرتے وقت، یہ فیصلہ کرنے کا ارادہ کہ دیگران گدیگران تھا کہ آجر کی طرف سے پیش کردہ تیار کردہ ضابطہ احکامات کی تصدیق کرنے سے پہلے، تصدیق کرنے والا افسر پوچھ گچھ نہیں کر سکتا اور یہ فیصلہ نہیں کر سکتا کہ آدیگران ڈرافٹ میں موجود دفعات کو مجموعہ ضابطہ احکامات کے مطابق بنانا قابل عمل ہوگا دیگران نہیں، تو ہم احترام کے ساتھ کہیں گے کہ مذکورہ فیصلہ ایکٹ کی متعلقہ توضیعات کا حقیقی اثر سے مطابقت نہیں رکھتا ہے۔اتفاق سے ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ اس معاملے میں وانچو جسٹس کے ذریعے کئے گئے مشاہدات کو الہ آباد ہائی کورٹ نے جیون مال اینڈ کمپنی بمقابلہ سکریٹری کانپور لوہا مل کرمچاری یونین و دیگراں ([1]) کے معاملے میں نامنظور کیا ہے۔ میسور کرلوسکر ایمپلائز ایسوسی ایشن بمقابلہ صنعتی ٹریبونل، بنگلور و دیگر ([2]) میں، میسور ہائی کورٹ نے اس سوال پر غور کیا ہے اور ایسا لگتا ہے کہ اس نے بمبئی ہائی کورٹ کے اس نقطہ نظر سے زیادہ اتفاق کیا ہے جو موجودہ اپیل کا موضوع ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ایک اور نقطہ ہے جس کا حوالہ دیا جانا چاہیے۔جناب کولاہ نے ہمارے سامنے بحث کرنے کی کوشش کی کہ اگرچہ ایکٹ کے تحت حکام کو اس معاملے سے نمٹنے اور اس بات کی جانچ کرنے کا دائرہ اختیار حاصل ہے کہ آیا مجموعہ ضابطہ احکامات کے مطابق ہونے پر اصرار کرنا قابل عمل ہے یا نہیں،ان کی طرف سے خوبیوں پر کی گئی تبدیلیاں ناقابل عمل ہیں۔ہم نے جناب کولاہ کو اپنے سامنے اس دلیل پر زور دینے کی اجازت نہیں دی ہے کیونکہ اپیل گزاروں نے بمبئی عدالت عالیہ کے سامنے رٹ کے لیے اپنی درخواست میں ایسی درخواست نہیں اٹھائی تھی،اور یہ ان کے لیے پہلی بار ہمارے سامنے اٹھانے کے لیے کھلا نہیں ہوگا۔اس کے علاوہ،رٹ مسل طلبی کے لیے درخواست میں عام طور پر اپیل گزاروں کے لیے یہ کھلا نہیں ہوگا کہ وہ ایکٹ کے تحت حکام کی طرف سے کیے گئے نتائج کی خوبیوں کو چیلنج کریں۔

نتیجہ یہ ہے کہ اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اخراجات کے ساتھ خارج کر دی جاتی ہے۔

اپیل مسترد کر دی گئی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document